© rasailojaraid.com

جناب مولانا سمیع الحق، مدیر الحق

صحبتے با اہلِ حق

(شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے افادات اور گراں قدر ارشادات کا نادر خزانہ)

"صحبتے با اہلِ حق"، موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ کی بتیسویں (۳۲) عظیم علمی، اصلاحی اور تاریخی پیش کش ہے جو محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے علمی تبحر، دینی بصیرت، مجتہدانہ فکر و نظر، اسلامی سیاست، تفقہ فی الدین، اصلاح و انقلاب، تحریکِ غلبۂ اسلام، جہادِ افغانستان، اور تصوف و سلوک کے شاہکار، ملفوظات و ارشادات کا خزانہ اور ایمان و عقائد، عبادات و اعمالِ صالحہ. قرآن و حدیث، فقہ و مسائلِ حاضرہ، جہاد فی سبیل اللہ تعلیم و تدریس، تربیت و نظامِ تعلیم، تاریخ و تذکرۂ سلفِ صالحین. تبلیغ و سیاست، اہل اللہ بالخصوص اکابر علماء دیوبند کے واقعات. فقہ حنفی کی عظمت و جامعیت۔ فرقِ باطلہ کا تعاقب جیسے اہم اور سینکڑوں موضوعات پر فکر انگیز، ایمان پرور اور بصیرت افروز ملفوظات کا نادر مجموعہ ہے۔

جن میں عصرِ حاضر کے ذوق و مزاج کے مطابق زندگی کی اصلاح کا پیغام، ایمان و یقین کی احسانی کیفیت پیدا کرنے کا وافر سامان اور حکایات و تمثیلات کے پیرائے میں اسلامی تعلیمات کا عطر اور محمدی ہدایات کا لب لباب آگیا ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کے نادر افادات کا یہ مجموعہ ———————— مولانا عبدالقیوم

حقانی کے ذوقِ تالیف، کمالِ ضبط اور حسنِ ترتیب و تدوین کا حسین نمونہ ہے۔

جس کے آغاز میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے جانشین اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ایک عالمانہ اور فاضلانہ تحریر بطور پیش لفظ کے شریک ہے جس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں صاحبِ ملفوظات کی سیرت کے ایک خاص پہلو کی توضیح ، افادات کی اہمیت و ضرورت اور پوری کتاب کا ایک جامع تعارف آگیا ہے ۔ ذیل میں افادہ عام کے پیشِ نظر نذر قارئین ہے ۔ (ادارہ)

مشائخ و علماء اہل اللہ اور اہلِ دل حضرات کے مجالس ، ارشادات ، ملفوظات اور ان کی علمی و دینی اور روحانی گفتگو اور افادات ضبط کر کے شائع کرنے کا سلسلہ اسلام کی تاریخ میں ابتداء سے اور خصوصاً برصغیر میں تو بہت قدیم ہی سے چلا آرہا ہے ۔

سلفِ صالحین کا یہ طریقِ کار ، اولیاء کے مجالس کی حفاظت و اشاعت اور اس کی باقاعدہ ترتیب و تدوین پر مستقل تصنیفات ، ایک بڑا مبارک ، نہایت دانشمندانہ اور بے حد نافع تالیفی اقدام تھا ۔ زمانہ قریب میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مجالس کے ضبط و حفاظت اور وسیع سطح پر ان کی اشاعت کا جو اہتمام لیا گیا اس کی تو کہیں نظیر ہی نہیں ملتی ۔ اور ابھی قریبی ایام میں حضرت مولانا شاہ محمد یعقوب صاحب مجددیؒ کے مجالس کو مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ نے " صحبتے با اہلِ دل " کے نام سے اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کے مجالس کو " صحبتے با اولیاء " کے نام سے مرتب کیا گیا ہے ۔ جسے علمی و دینی حلقوں میں بے حد پسند کیا گیا اور اس سے خلقِ خدا کو نفع بھی پہنچا ۔ اور اب محبِ مکرم فاضل گرامی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے محدثِ کبیر قائدِ شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ بانی دارالعلوم حقانیہ کے مجالس و ارشادات کو سلفِ صالحین کی اتباع اور تقلید میں " صحبتے با اہلِ حق " کے نام سے ضبط و مرتب کر کے اس سلسلۂ مبارکہ کے تسلسل کو باقی رکھتے ہوئے ایک مفید اور بے حد نافع اضافہ کیا ہے ۔

صدیقِ مکرم حقانی صاحب نے حضرت شیخ الحدیث کے تلامذہ و مستفیدین ، محبین و متوسلین ، عامۃ المسلمین اور جملہ معتقدین پر بہت بڑا احسان کیا ۔ مورخین اور سوانح نگاروں کی مدد فرمائی اور حضرت کے خصائل و خصوصیات سے بلاواسطہ اور بلا وثوق طریقہ پر واقف ہونے کا ایک ایسا ذریعہ پیدا کر دیا جس سے زیادہ مستند اور یقینی ذریعہ عرصہ تک رفاقت و معیت ، خدمت و استفادہ اور افادات کے باقاعدگی سے ضبط و حفاظت کے اہتمام کے بغیر کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا ہے اور جو اب حضرتؒ کے سانحہ ارتحال کے بعد ناممکن ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"صحبتے با اہل حق" حضرت شیخ الحدیثؒ کی شخصیت و سیرت، خیالات و افکار، حقیقی ذوق و مزاج اور دینی و علمی خصوصیات کا سب سے زیادہ جامع مرقع ہے۔ حضرت کے صحیح تعارف، اور ان کے فیض و برکت کی اشاعت اور ان کی اصل شخصیت اور اس کی جامعیت و افادیت کے لئے اس کی اشاعت کی واقعۃً بھی ضرورت تھی۔

حضرت کے ان مجالس و ارشادات میں جو تعلیم و ہدایت اور جو زندگی اور بے ساختگی پائی جاتی ہے وہ قدرتی طور پر عام علمی تصنیفات، طویل علمی و ادبی تحریرات وقیع مضامین اور مبسوط کتب میں نہیں ملتی۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کو تمام عمر دین کی تبلیغ و اشاعت، درس و تدریس، طلبہ علوم دینیہ کی خدمت و تربیت، مواعظ و نصیحت، دعوت و ارشاد، اور اصلاح و انقلاب امت کے کام سے حیرت انگیز شغف تھا۔ وہ اپنے اہداف و مقاصد کی تحصیل اور خالص دینی کام کی تکمیل میں اس قدر استغراق، خود فراموشی و الہیت اور جذب و کیف کے ساتھ مشغول رہتے کہ اب محدود اور بے روح الفاظ سے اس کی حقیقی واقعہ نگاری صحیح منظر اور تصویر کشی ناممکن ہے۔ تھکا دینے والے مشاغل اور مصروفیات کے باوجود ہمہ لمحہ تازہ دم رہتے جس کی عشق و محبت تائید الٰہی اور نصرت غیبی کے سوا کوئی دوسری توجیہ ممکن نظر نہیں آتی۔

آپ کے مواعظ و مجالس اور ارشادات و مصاحبت کے نقد اثرات، حاضرین و سامعین اور تلامذہ و خدام کھلے آنکھوں محسوس کرتے جس سے ہزاروں کی زندگیوں میں تبدیلی آئی۔ رات کے ذاکر، دن کے سپاہی بنے دار الحدیث میں مغازی پڑھنے والوں نے جہاد افغانستان کے میدان کارزار کے دار العمل میں اپنے پڑھے ہوئے سبق کو عملاً دہرایا اور کامیاب رہے۔ آپ کے مجالس کے اثرات اتنے گہرے ہوتے کہ صورت و سیرت، زندگی و معاشرت حتیٰ کہ سوچنے اور بولنے کا طریقہ تک بدل جاتا۔ بالخصوص فضلائے دار العلوم میں سینکڑوں ایسے ہیں جوان کی زبان بولنے لگے جن کی دعاؤں میں ان کی دعاؤں کا رنگ آگیا۔

کتنے آزاد منش، مغربی تہذیب کے دلدادگان، ان کی صحبت کیمیا اثر سے درویش صفت، فقیر منش، جفاکش اور مجاہد بن گئے۔ ہزاروں نوجوان طلبہ آپ کی نظر توجہ، دعا و التفات اور تعلیم و تربیت سے محدث، مفسر، مفتی، عالم فقیہہ، قومی رہنما، غازی و مجاہد، جہاد افغانستان کے کمانڈان، جرنیل اور میدان کارزار کے سپاہی بن گئے۔ صرف یہ نہیں بلکہ میدان کارزار میں ان کا ذوق عبادت، خشیت و انابت، بے نفسی اور تواضع دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ پھر سے جواں ہو کر عملاً روسی دشمن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے نبرد آزما ہونے کے لئے میدانِ کارزار میں آگئے ہیں۔ بارہا یہ بھی مشاہدہ میں آیا اور دور دراز ملکوں سے آنے
والوں نے بھی آپ کی فیضِ صحبت سے فیض یاب ہونے کے بعد خود دکھایا آپ جہاں بھی جائیں تو ایسے لوگ ضرور
مل جائیں گے جو حضرتؒ کی خدمت و معیت استفادہ و تلمذ یا صرف چند روزہ بلکہ چند لمحوں کی صحبت سے
سعادت مند اور ارشادات سے اتنے متاثر ہوئے کہ ان کی زندگی میں اسلامی اور ایمانی انقلاب آگیا۔ ان کے
اندر ایک خاص طرح کے ایمان و یقین کی کیفیت، دعوت کی سرگرمی، دعا کا سلیقہ۔ نمازوں میں کیفیت ا
آثار و جہاد کی عادت پیدا ہوگئی۔

خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور اس کے اولیاء کی زندگی کا آخری دور جو پیمانۂ عمر کے لبریز ہونے
پیمانۂ جذب و شوق کے چھلکنے اور ان کے علمی و روحانی فیوضات و برکات اور کمالات کے ظہور کا خاص زما
ہوتا ہے۔ اللہ کریم نے اسی زمانے میں مولانا عبدالقیوم حقانی کو حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت و معیت
استفادہ و کسبِ فیض اور اعتماد و قربِ خاص میں رکھ کر ان کے علوم و معارف کی حفاظت اور خود حقا
صاحب کو علمی و روحانی سعادت مندی، تربیت و استفادہ اور ترقی کا بہترین موقع مرحمت فرمایا۔

اکابر اور مشائخ کی زندگی کے آخری لمحات، ان کی ریاضت و محنت اور زندگی بھر کے مجاہدات کا
ہوتے ہیں۔ جن میں برسوں کی راہ مہینوں اور مہینوں کی راہ دنوں اور ساعتوں میں طے کرتے اور کراتے ہیں۔
حقانی صاحب موصوف کو بھی حضرت شیخ الحدیثؒ کی زندگی کے یہی لمحات میسر آئے۔ اور انہوں نے خوب
حضرت کی شفقتیں، توجہات، محبتیں، دعائیں اور خدمت کی سعادتیں حاصل کیں۔ انہیں اپنے شیخؒ سے
و خدمت کے ان ایام میں شیخؒ کے عمیق مطالعہ، دقیق فہم اور خصوصی تحقیقات و توجیہات سے خدا
مناسبت پیدا ہوگئی۔ اور وہ اس سے ایک حظِ وافر حاصل کرتے رہے۔ حقانی صاحب سے حضر
شیخ الحدیثؒ کی نظرِ عنایت اور تعلقِ خاطر اس لئے بھی روز افزوں رہا کہ انہوں نے دارالعلوم میں
کے ذاتی، علمی اور تعلیمی امور کے سلسلہ میں مفوضہ خدمات کی تکمیل کو اپنا ذوقی مشغلہ سمجھ کر دل و جا
عزیز رکھا۔ یہی وہ راہ تھی جو حضرت شیخؒ کی خصوصی توجہ و دعا، قربت و اختصاص اور شفقت و اعتماد کا
حضرت شیخ الحدیثؒ کی صحبتیں ان کی سیرت و اخلاق، تدریس و تبلیغ، تصنیف تالیف اور
کی تشکیل میں ایک مؤثر وسیلہ ثابت ہوئیں۔ موصوف نے حضرتؒ کی زندگی میں اُن کی ترغیب اور
و دعا سے علمی ترقیوں اور سلسلہ تصنیف و تالیف کا آغاز کیا۔ دفاع امام ابو حنیفہؒ اور علماء احنافؒ
بقیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

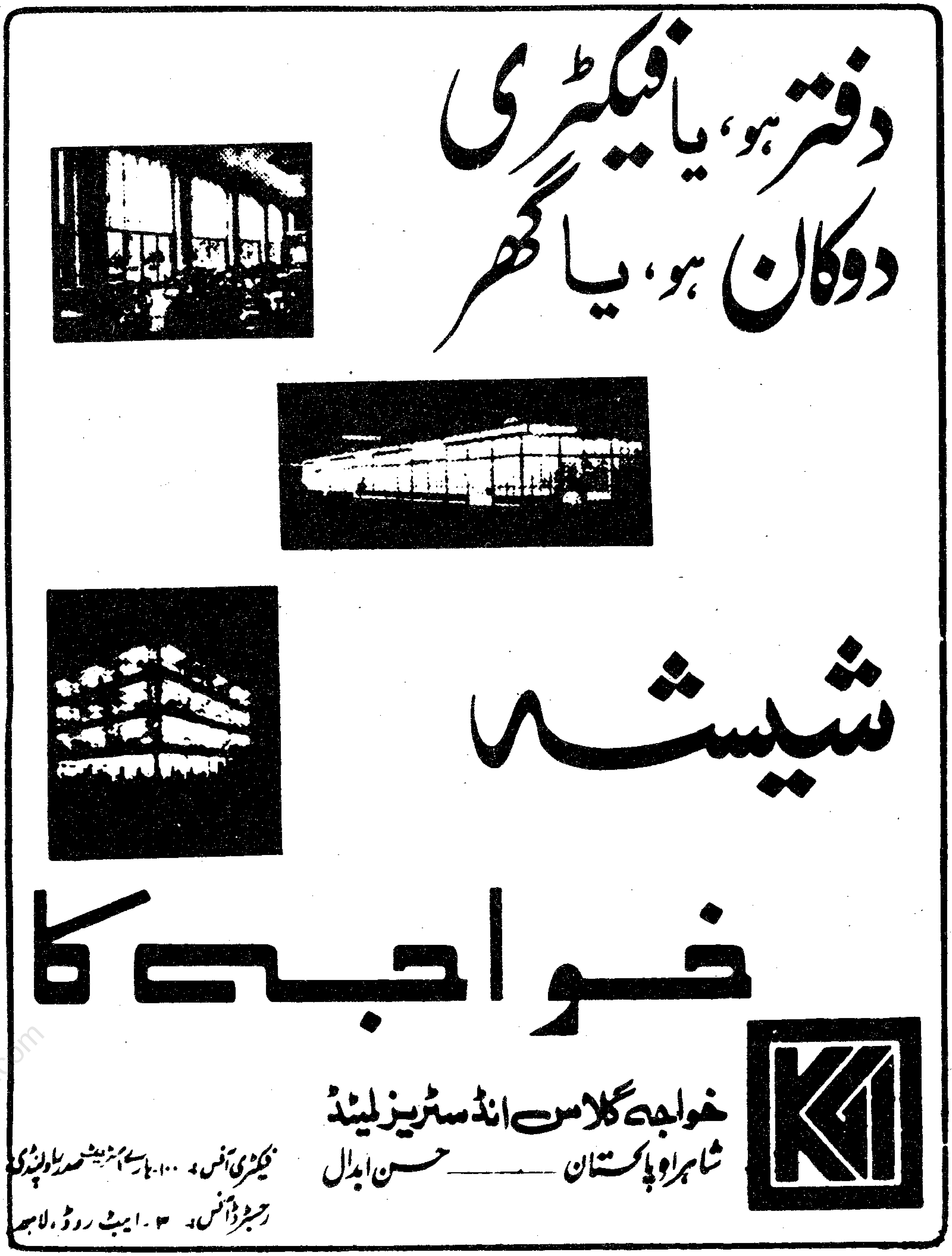

© rasailojaraid.com